ہفتہ وار رسالہ: 283
WEEKLY BOOKLET: 283

سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے ساتویں پیر و مرشد کا تذکرہ بنام

# فیضانِ امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ

صفحات: 21



مزارِ مبارک امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ


پیشکش: المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

# فیضانِ امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ

**دعائے عطار:** یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ "فیضانِ امام موسیٰ کاظم" پڑھ یا سُن لے، اُسے اور اُس کی اولاد کو اپنے پیارے اور سب سے آخری نبی (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے آل واصحاب کی سچی محبت و بے حساب مغفرت سے مشرف فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

## ہر کام سے پہلے درود شریف

شیخ یوسف بن عمر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: علمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جب کوئی شخص کتاب لکھے تو اللہ پاک کے نامِ پاک یعنی بسمِ اللہ شریف کے بعد حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ بابرکات پر دُرودِ پاک لکھے۔ کروڑوں شافعیوں کے امام، حضرتِ امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں پسند کرتا ہوں کہ انسان اپنے ہر کام کے شروع میں اللہ پاک کی حمد و ثنا (یعنی تعریف و توصیف) بیان کرے اور اُس کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرودِ پاک پڑھے۔ (مطالع المسرات، ص7، 11)

نبی کا نام ہے ہر جا خدا کے نام کے بعد کہیں درود سے پہلے کہیں سلام کے بعد
(فرش پر عرش، ص62)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

## باکمال نوجوان

حضرت شقیق بلخی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں حج کے لئے روانہ ہوا تو ہمارا قافلہ "مقامِ قادِسِیّہ" پر ٹھہرا۔ وہاں اور بھی بہت سے عازمینِ حج تھے، بڑا خوبصورت منظر تھا،

میں انہیں دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا کہ یہ خوش قسمت لوگ سفر وغیرہ کی تکلیفیں برداشت کر کے اپنے پاک پروردَگار کی رضا کی خاطر حج کرنے جا رہے ہیں۔ میں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے پیارے پیارے اللہ پاک! یہ تیرے بندوں کا وفد ہے، تُو انہیں ناکام نہ لوٹانا۔ پھر میری نظر ایک نوجوان پر پڑی جس کے گندمی رنگ میں ایسی چمک دَمک تھی کہ نظریں اس کے چہرے سے ہٹتی ہی نہ تھیں۔ اس نے اُون کا لباس اور سر پر عمامہ شریف سجایا ہوا تھا۔ وہ لوگوں سے الگ تھلگ بیٹھا ہوا تھا۔ میرے دل میں وسوسہ آیا کہ یہ اپنے آپ کو صوفی ظاہر کرنا چاہتا ہے تاکہ لوگ اس کی تعظیم کریں، میں نے دل میں کہا: اللہ کی قسم! میں ضرور اس کی نگرانی کروں گا پھر جیسے ہی میں اُس کے قریب پہنچا، اس نے میری طرف دیکھا اور میرا نام لے کر پارہ 26 سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 12 کی تلاوت کی: ﴿اِجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘-اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ﴾ (پ26، الحجرات: 12) "ترجمۂ کنزالایمان: بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔"

اتنا کہنے کے بعد وہ مجھے وہیں چھوڑ کر رخصت ہو گیا، میں نے دل میں کہا: یہ تو بڑا عجیب معاملہ ہے کہ اس نوجوان نے میرے دل کی بات جان لی اور مجھے میرا نام لے کر پکارا حالانکہ میری کبھی اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ یہ ضرور اللہ پاک کا مقبول بندہ ہے میں نے خواہ مخواہ اس کے بارے میں بدگُمانی کی، میں ضرور اس نوجوان سے ملاقات کر کے معذرت کروں گا۔ میں جلدی سے اس نوجوان کے پیچھے گیا لیکن کافی کوشش کے بعد بھی اسے نہ ڈھونڈ سکا۔ پھر ہمارے قافلے نے مقامِ "وَاقِصَہ" میں قیام کیا، وہاں میں نے اس نوجوان کو حالتِ نماز میں پایا۔ اس کا سارا وجود کانپ رہا تھا اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں

اُسے پہچان کر اس کے قریب جا کر بیٹھ گیا تاکہ اس سے معذرت کروں، نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ میری جانب مُتَوَجِّہ ہوا اور کہنے لگا: اے شقیق! پارہ 16 سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر 82 پڑھو: ﴿ وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴾ (پ16، طٰہٰ: 82) "ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک میں بہت بخشنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا۔"

اِتنا کہنے کے بعد وہ نوجوان پھر وہاں سے رُخصت ہو گیا۔ میں نے کہا: یہ نوجوان ضرور اَبدالوں میں سے ہے۔ اس نے دو مرتبہ میرے دل کی باتوں کو جان لیا اور مجھے میرے نام کے ساتھ بُلایا ہے۔ میں اس سے بہت زیادہ متأثر ہو چکا تھا۔ پھر جب ہمارا قافلہ مقامِ "رَبال" میں رُکا تو وہی نوجوان مجھے ایک کنوئیں کے پاس نظر آیا۔ اس کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک تھیلا تھا اور وہ کنوئیں سے پانی نکالنا چاہتا تھا، اچانک اس کے ہاتھ سے وہ تھیلا چُھوٹ کر کنوئیں میں گِر گیا۔ اس نوجوان نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا: اے میرے پیارے پیارے اللہ پاک! جب مجھے پیاس ستاتی ہے تو تُو ہی میری پیاس بجھاتا ہے، جب مجھے بھوک لگتی ہے تو تُو ہی مجھے کھانا عطا فرماتا ہے، میری اُمید گاہ بس تُو ہی تُو ہے۔ اے میرے پیارے پیارے اللہ پاک! میرے پاس اس تھیلے کے سوا اور کوئی چیز نہیں، مجھے میرا تھیلا واپس لوٹا دے۔

حضرت شقیق بَلخی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! ابھی اس نوجوان کی دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ کنوئیں کا پانی اُوپر آنا شروع ہو گیا۔ اس نوجوان نے اپنا ہاتھ بڑھا کر تھیلا نکالا اور اس میں پانی بھر لیا پھر کنوئیں کا پانی واپس نیچے چلا گیا۔ نوجوان نے وضو کیا اور نماز پڑھنے لگا۔ نماز سے فارغ ہو کر وہ ایک ریت کے ٹیلے کی طرف گیا۔ میں بھی چپکے سے اس کے

پیچھے ہولیا۔ اس نے ریت اُٹھائی اور تھیلے میں ڈالنے لگا پھر تھیلے کو ہِلا کر اس میں موجود ریت مِلے پانی کو پینے لگا۔ میں نے اس کے قریب جا کر سلام عرض کیا، اس نے جواب دیا۔ میں نے عرض کیا: اے نیک نوجوان! اللہ پاک نے جو رزق تجھے عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی عطا کر۔ یہ سن کر اس نے جواب دیا: اللہ پاک اپنے بندوں پر ہر وقت فضل و کرم فرماتا رہتا ہے، کوئی گھڑی ایسی نہیں گزرتی جس میں وہ پاک پَروَرْدگار اپنے بندوں پر نعمتیں نازل نہ فرماتا ہو، اے شقیق! اپنے رب سے ہمیشہ اچھا گمان رکھنا چاہئے۔ اِتنا کہنے کے بعد اس نوجوان نے وہ چمڑے کا تھیلا میری طرف بڑھایا جیسے ہی میں نے اس میں سے پیا تو وہ شَکّر اور خالِص سَتّو ملا ہوا بہترین پانی تھا۔ ایسا خوش ذائقہ پانی میں نے آج تک نہ پیا تھا، میں نے خوب پیٹ بھر کر پانی پیا۔ میں حیران تھا کہ ابھی میرے سامنے اس تھیلے میں ریت ڈالی گئی ہے لیکن اس نوجوان کی کرامت سے وہ ریت ستّو اور شَکّر میں بدل گئی ہے، اُس بابرکت شربت کو پینے کے کئی دن بعد تک مجھے پانی اور کھانے کی طلب نہ ہوئی۔

پھر ہمارا قافلہ مکۂ پاک پہنچا تو وہاں میں نے اسی نوجوان کو ایک کونے میں آدھی رات کو نماز کی حالت میں دیکھا۔ وہ بڑے خُشوع و خُضوع (یعنی دل اور جسم کی عاجزی) سے نماز پڑھ رہا تھا اور اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس نے اسی طرح نماز کی حالت میں ساری رات گزار دی، جب فجر کا وقت ہوا تو وہ تب بھی اپنے مُصلّے پر بیٹھا رہا اور اللہ پاک کی پاکی بیان کرتا رہا، پھر نمازِ فجر پڑھنے کے بعد اس نے طواف کیا اور ایک طرف چل دیا میں بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔ اس بار میری نظروں میں بڑا حیران کُن منظر تھا کیونکہ اُس کے سامنے کئی لوگ ہاتھ باندھے کھڑے تھے اور لوگ جوق در جوق سلام کے لئے حاضر ہو رہے تھے۔

میں نے ایک شخص سے پوچھا: یہ عظیم نوجوان کون ہے؟اس نے جواب دیا: یہ حضرتِ امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن محمد بن علی بن حسین بن علی علیہمُ الرضوان ہیں۔ میں نے دِل میں کہا: اتنی کرامات کا ظاہر ہونا اس سید زادے کی ہی شان کے لائق ہے، یہی وہ ہستیاں ہیں جنھیں اللہ پاک اتنی کرامات سے نوازتا ہے۔(عیون الحکایات(مترجم)،1/238 ملخصاً)

اللہ ربُّ العزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا　　تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

(حدائقِ بخشش، ص246)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

## ولادتِ باسعادت اور تعارف

گلشنِ اہلِ بیتِ نبوّت کے مہکتے پھول حضرتِ امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ 7 صَفَرُ الْمُظَفّر 128ھ بروز منگل طلوعِ فجر کے وقت مکۂ پاک اور مدینۂ مُنَوَّرہ کے درمیان واقع علاقہ اَبْوا شریف(جہاں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری امی جان حضرتِ بی بی آمنہ رضی اللہُ عنہا کا مزار شریف ہے)میں پیدا ہوئے۔ آپ کا مبارک نام موسیٰ، کُنیت ابو الحسن اور ابو ابراہیم اور القابات صابِر، صالح، امین جبکہ سب سے مشہور لقب ”کاظم“ ہے۔ بہت زیادہ معافی و دَرگُزر کرنے کے سبب آپ کا لقب کاظم (یعنی غصے کو پی جانے والا) ہوا۔

(وفیات الاعیان،4/505۔ مسالک السالکین،1/224)

امامِ اہلِ سنت، عاشقِ ماہِ رسالت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ عرض کرتے ہیں:

شانِ حلماً کانِ علماً جانِ سلماً اَلسَّلام　　موسیٰ کاظِم جہاں ناظِم مرا اِمداد کُن

(حدائقِ بخشش، ص328)

الفاظ معانی: حلم: بُردباری۔ کان: خزانہ۔

شرحِ کلامِ رضا: اے میرے آقا امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ! آپ پر سلام ہو کہ آپ حلم و بُردباری کی شان، مَخزنِ علم (یعنی علم کے خزانے) اور سلامتی کی جان ہیں۔ اے امام موسیٰ کاظم! آپ دنیا کے نظام کو چلانے والے ہیں، میری مدد فرمایئے۔

## عربی شَجرہ

عظیم عاشقِ صحابہ و اہلِ بیت، امامِ اہلِ سنت اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک طویل عربی شجرہ شریف، بصیغۂ درود شریف تحریر فرمایا ہے، اس میں حضرتِ امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ کا ذکرِ خیر اس طرح کرتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى السَّيِّدِ الْاِمَامِ مُوْسىٰ بْنِ جَعْفَرِنِ الْكَاظِمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

ترجمہ: اے اللہ پاک تُو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اور سردار و مولا موسیٰ کاظم بن جعفر رحمۃُ اللہِ علیہما پر درود و سلام بھیج اور ان پر برکت نازل فرما۔

(تاریخِ و شرح شجرۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ، ص108)

## والدینِ کریمَین

امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ اہلِ بیتِ اَطہار کے چشم و چراغ اور عظیم تابعی بُزرگ حضرتِ امام جعفر صادِق رحمۃُ اللہِ علیہ کے صاحبزادے اور سلسلۂ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے ساتویں پیر و مُرشِد ہیں۔ آپ کی والدۂ محترمہ کا نام حمیدہ بَرْبَرِیّہ رحمۃُ اللہِ علیہا تھا۔ حضرتِ امام جعفرِ صادق رحمۃُ اللہِ علیہ آپ کے بارے میں فرماتے تھے کہ میرے تمام بیٹوں میں موسیٰ

کاظم بہترین بیٹے ہیں اور یہ اللہ پاک کے موتیوں میں سے ایک موتی ہیں۔

(مسالک السالکین، 1/ 225)

## شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں ذکرِ خیر

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے مُریدین و طالبین کو روزانہ پڑھنے کے لئے بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کا جو شجرہ شریف عطا فرمایا ہے، اُس میں حضرتِ امام موسیٰ کاظم، آپ کے صاحبزادے حضرتِ امام علی رضا اورآپ کے والدِ محترم حضرتِ امام جعفرِ صادق رحمۃُ اللہِ علیہم کے وسیلے سے یوں دُعا کی گئی ہے:

صِدقِ صادق کا تَصَدُّق صادقُ الاِسلام کر　　　بے غَضَب راضی ہو کاظِم اور رَضا کے واسطے

الفاظ معانی: صِدق: سچ۔ صادِق: سچّا۔ تصدُّق: صدقہ۔ صادِق الاِسلام: سچا مسلمان

شرح شجرہ شریف: یااللہ پاک! تجھے حضرتِ امام جعفرِ صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کی سچائی کا واسطہ! مجھے ایمان کی سلامتی عطا فرمادے اور حضرتِ امام موسیٰ کاظم اور اِن کے صاحبزادے حضرتِ امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کے صدقے بغیر غَضَب فرمائے مجھ سے راضی ہو جا۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

## جیسا لقب ویسی ذاتِ مبارک

شہزادۂ عالی وقار، حضرتِ امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی مبارک راتیں عبادت میں اور دِن روزے کی حالت میں گزرتے، بہت زیادہ عبادت کرنے کی وجہ سے آپ کو "عبدِ صالح"

یعنی نیک بندہ کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ حلم و بُردباری (یعنی قوتِ برداشت) کا یہ عالَم تھا کہ آپ کا لقب "کاظم" (یعنی غصہ پینے والا) آپ کی پہچان بن گیا ہے۔ عاجزی و انکساری کی یہ کیفیت تھی کہ جب کوئی آپ کے سامنے آتا تو اُس کے سلام عرض کرنے سے پہلے آپ خود سلام میں پہل فرما دیتے۔ اگر معلوم ہوتا کہ کوئی آپ کو تکلیف پہنچانے میں لگا ہوا ہے تو آپ اس کی بھی ضرورت پوری فرماتے۔ (تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ، ص156 بتغیر)

اے عاشقانِ امام موسیٰ کاظم! ہمارے امام کی عاجزی و سادگی پر لاکھوں سلام ہوں، کاش! ہم بھی امامِ کاظم کے صدقے اپنے غصے کو پی جانے والے بن جائیں، بارہا غصہ پی جانا بہت سارے مسائل کا حل اور لڑائیوں کو ختم کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔ گھر اور کاروبار کے جھگڑے مول لے کر غم کے آنسو پینے سے غصہ پینا کئی درجے بہتر ہے، غصے کے دو گھونٹ پی لینا طویل زندگی غیظ و غضب میں جلتے رہنے سے بہتر ہے۔ غصہ پینے کا کتنا ثواب ہے، آیئے! آپ کی ترغیب کے لئے چند فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پیش کرتا ہوں۔

## "جنّت" کے تین حُروف کی نسبت سے غصہ پینے کے بارے میں تین احادیث

﴿1﴾ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخِری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے معراج کی رات جنت میں اونچے محلات دیکھے تو پوچھا: اے جبریل! یہ کس کے لئے ہیں؟ عرض کی: اُن کے لئے ہیں جو غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں سے درگُزر کرتے ہیں۔ (مسند الفردوس، 1/405، حدیث: 3011)

﴿2﴾ بندے کے غصہ پی لینے سے بڑھ کر کوئی گھونٹ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ نہیں اور جو اللہ پاک کی رضا کے لئے غصہ پی لے اللہ پاک اس کے دل کو ایمان سے

بھر دے گا۔(مسند امام احمد، 1/700،حدیث:3017)

﴿3﴾ آدمی کا کوئی گھونٹ پینا اُس غصے کے پینے سے افضل نہیں جو وہ رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لیے پیتا ہے۔(ابن ماجہ، 4/463،حدیث:4189)

سُن لو! نقصان ہی ہوتا ہے بِالآخِر ان کو نفس کے واسطے غصّہ جو کیا کرتے ہیں

(وسائلِ بخشش، ص294)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی چاہئے کہ گھر، آفس آتے جاتے، راہ چلتے اپنے مسلمانوں بھائیوں کو سلام میں پہل کریں، سلام میں پہل کرنا حضرتِ امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے پیارے پیارے نانا جان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سنت ہے۔امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اپنی کتاب 550 سُنّتیں اور آداب ص 31 پر لکھتے ہیں: سلام میں پہل کرنے والا اللہ کریم کا مُقَرَّب (یعنی نزدیکی پانے والا بندہ) ہے۔(ابو داود، 4/449، حدیث:5197) سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری (یعنی آزاد) ہے، جیسا کہ میرے مکی مَدَنی آقا، پیارے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ باصَفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بری ہے۔(شعب الایمان، 6/433، حدیث:8786) کیمیائے سعادت میں ہے: سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔

(550 سُنّتیں اور آداب، ص31۔کیمیائے سعادت، 1/394)

مُطیع اپنا مجھ کو بنا یاالٰہی سدا سُنّتوں پر چلا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

## سخاوت و کرم کی عطا

میرے مُرشد، حضرتِ امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے جُود وسَخا کا یہ عالَم تھا کہ

مدینۂ پاک میں غریبوں کو تلاش کرتے اور ہر ایک کو رات کے وقت اس کی ضرورت کے مطابق رقم اِس طرح پہنچاتے کہ اُسے خبر تک نہ ہوتی کہ یہ رقم کون دے کر گیا ہے۔
(تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ، ص156)

سُبْحٰنَ اللہ! سُبْحٰنَ اللہ! سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کے نیک بندوں کی کیا شان ہے، نیکی کر کے اسے چُھپانا مُخلِصین ہی کا حصّہ ہے کیونکہ اللہ پاک کے نیک بندے مخلوق سے بدلے یا شکریہ کی خواہش کیا توقع بھی نہیں رکھتے، جبھی تو غریبوں کی اس طرح امداد فرماتے کہ اُنہیں بھی اپنے مُحسِن (یعنی احسان کرنے والے) کا پتا نہ چلتا۔ اللہ کریم! اپنے مُخلِصین کے صدقے ہمیں بھی اِخلاص کی دولت سے نوازے۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! ہمیں حُبِّ جاہ اور واہ وا کی خواہش نے کہیں کا نہیں چھوڑا، مسجد میں پانچ سو، ہزار روپے دینے والے کی بھی خواہش ہوتی ہے کہ ہمارا نام لے کر دعا کی جائے۔ مسجد، مدرسے کا تعمیراتی کام کروادیا یا کوئی سامان لے کر دے دیا تو تمنا ہوتی ہے کہ نمازیوں کو ہمارے کارنامے کا پتا چلے۔ یقیناً ان باتوں کی وجہ سے ہرگز کسی پر ریاکاری یا حُبِّ جاہ کا حکم نہیں لگایا جاسکتا، لیکن ایسا کرنے والے کو خود اپنی نیت پر ضرور غور کرلینا چاہئے کہ مسجد، مدرسے میں گیزر لے کر دینے پر لوگوں کے سامنے نام لے کر دعا کروانے کی خواہش دل میں کیوں چُٹکیاں لے رہی ہے یا مسجد میں سخت گرمی کے موسم میں "اے۔ سی" لگوانے پر دل میں کیوں ہَل چَل مچ رہی ہے کہ سب کے سامنے میرا اعلان ہو کہ یہ میں نے لے کر دیا ہے۔ ایسے ہی مساجد و مدارس میں عطِیّہ کی گئی چیزوں پر "برائے ایصالِ ثواب" اپنا نام لکھواتے وقت سو مرتبہ دل پر غور کیجئے۔ خدانخواستہ نیت میں فساد (یعنی خرابی) ہو تو فوراً توبہ کیجئے اور اپنے عمل میں

اخلاص پیدا کرنے کی کوشش کیجئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ”بے شک جہنّم میں ایک وادی ہے جس سے جہنّم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے، اللہ پاک نے یہ وادی اُمّتِ محمدیّہ کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی ہے جو غیرُ اللہ کے لئے صدقہ کرنے والے ہوں گے۔“
(معجم کبیر، 12/136، حدیث: 12803)

مزید معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ سے مطبوعہ امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب اِحیاءُ العُلوم جلد 5 صفحہ 255 سے اخلاص کے باب کا مطالعہ کیجئے۔ حضور مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

نفسِ بدکار نے دل پر یہ قیامت توڑی　　　عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا
(سامانِ بخشش، ص72)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

## غریب کی مدد (واقعہ)

عیسیٰ بن محمد مُغیث قرشی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بیان کیا جبکہ اُن کی عمر 90 سال ہو چکی تھی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے جُوانیہ بستی میں اُمِّ عظام نامی کنویں کے پاس تربوز، ککڑی اور کدّو کی فصل کاشت کی، جب کھیتی تیار ہو گئی اور کٹائی کا وقت قریب آیا تو ٹڈیوں نے حملہ کرکے ساری فصل تباہ و برباد کر دی، میں کھیت اور دو اونٹوں کی قیمت کے سلسلے میں 120 دینار کا مقروض ہو چکا تھا۔ میں اسی پریشانی کے عالم میں بیٹھا تھا کہ حضرتِ امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ تشریف لائے اور سلام کرنے کے بعد پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ٹوٹے ہوئے پھل کی طرح رہ گیا ہوں، ٹڈیوں نے حملہ کرکے میری ساری فصل کھالی ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: تم پر کتنا قرض ہے؟ عرض کیا: دو اونٹوں کی قیمت سمیت

120 دینار کا مقروض ہوں۔ آپ نے (اپنے ساتھی سے) فرمایا: اے عرفہ ! ابو مُغیث کو 150 دینار تول دو، (اور فرمایا:) ہم تمہیں (کھیت کے علاوہ) 30 دینار اور دو اونٹوں کا اضافی منافع دیتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے مبارک! (برکت والے) اندر تشریف لائیں اور اس میں میرے لئے (خیر وبرکت کی) دعا کر دیں، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اندر تشریف لائے اور دعا کی، پھر مجھے حدیثِ پاک سُنائی کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں: ”مصیبتوں سے بچی ہوئی چیزوں کو سنبھال رکھو۔“

پھر میں نے اونٹوں کو اسی کھیت میں لگائے رکھا اور کھیتی کو سیراب کیا۔ اللہ پاک نے اُس کھیتی میں ایسی برکتیں عطا فرمائیں کہ کاشت میں خوب اضافہ ہوا اور میں نے اس میں سے کچھ حصہ بیچ کر 10 ہزار دینار کما لیے۔ (تاریخِ بغداد، 13/30)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! زندگی کی گاڑی مسائل کے پہیوں ہی پر چلتی ہے، سمجھدار وہ ہے جو زندگی کے مشکل حالات سے مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا رہے، مسائلِ زیست کو کوسنے سے کچھ نہیں ہوگا اللہ پاک کی بارگاہ میں سر کو جھکائیے کہ قلبِ مُضْطَرِب (یعنی بے قرار دل) کے ساتھ دعا کرنے سے مسائل حل ہوسکتے ہیں۔ گھنٹوں مُلکی، سماجی اور معاشرتی پہلوؤں پر فقط بَحْث و مُباحثہ (Debate) کرنے کے بجائے آگے بڑھ کر کسی غریب مسلمان کا ہاتھ تھامیں اور اپنی حیثیت کے مطابق اُس کی مالی مدد کریں۔ دوسروں کے مسائل حل کریں آپ کے مسائل بھی حل ہوتے چلے جائیں گے۔ اللہ کریم ! ہمیں امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی مبارک سیرت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

## مُرادیں پوری ہونے کا دروازہ

میرے آقا و مولا، حضرتِ امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ مُسْتَجَابُ الدَّعوات تو تھے ہی (یعنی آپ کی دعائیں قبول ہوتی تھیں بلکہ) جو لوگ آپ کے وسیلے سے دُعا کرتے یا آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سے دُعا کرواتے وہ بھی اپنی مُرادیں پالیتے، اُن کی خالی جھولیاں گوہرِ مراد (یعنی دلی مرادوں) سے بھر جاتیں، اسی وجہ سے عراق کے رہنے والے آپ کو بابُ الحوائج (یعنی ضروریات پوری ہونے کا دروازہ) کہتے تھے۔(تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ، ص155۔ صواعق المحرقہ، اردو، ص674)

## قبولیتِ دُعا کا آزمایا ہوا مقام

کروڑوں شافعیوں کے امام، حضرتِ امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہو کر دعا کرنا قبولیت میں مُجَرَّب (یعنی آزمایا ہوا) ہے۔(لمعات التنقیح، 4/215)

فقہِ حنبلی کے بہت بڑے امام حضرتِ امام خلّال رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے جب بھی کوئی اہم کام پیش آتا ہے، میں حضرتِ امام موسیٰ کاظم بن جعفر صادق (رحمۃُ اللہِ علیہما) کے مزارِ پُرانوار پر حاضر ہو کر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ پاک میری مشکل آسان کر کے میری مراد عطا فرمادیتا ہے۔(تاریخ بغداد، 1/133)

والدِ اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب ”اَحْسَنُ الْوِعَا لِآدَابِ الدُّعَا“ کا اُردو نام ”فضائلِ دعا“ ہے، آپ نے اس کتاب کے باب اَمْكِنَهٔ اِجابت ”یعنی وہ مبارک مقامات جن پر دعائیں قبول ہوتی ہیں، اِس“ میں چھتیسواں (36th) مقام حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ کا مزارِ مبارک لکھا ہے۔(فضائل دعا، ص137)

بھکاری بن کے اس دَر پر جو مانگو گے وہ پاؤ گے ... کہ اَربابِ نظر بابِ اِجابت اس کو کہتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

## صحابہ و اہلِ بیت کی فضیلت

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! دونوں جہاں میں نجات پانے کے لئے صحابہ و اہلِ بیت سے محبت و الفت ہونا ضروری ہے، معاذاللہ ان میں سے کسی کے بارے میں بھی دِل میں کمزور بات آئی تو بربادیِ ایمان کا سبب ہو سکتا ہے، ان دونوں حضرات کی محبت ہی جنت میں لے کر جائے گی۔ احادیثِ مبارکہ میں جہاں "اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ، فَبِاَیِّھِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، اِن میں سے جس کی بھی اِقتدا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔" (مشکوٰۃ المصابیح، 2/414، حدیث:6018) فرمایا گیا، وہیں حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: مَثَلُ اَھْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ مَثَلُ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مِنْ قَوْمِہٖ مَنْ رَکِبَھَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا غَرَقَ یعنی تم میں میرے اہلِ بیت کی مثال کشتیِ نوح کی طرح ہے، جو اس میں سوار ہوا، وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہا ہلاک ہو گیا۔" (مستدرک، 4/132، حدیث:4774)

صحابہ ہیں سب مِثلِ اَنجم دَرَخشاں ... سفینہ ہے اُمّت کا عِترت نبی کی

(قبالۂ بخشش، ص315)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

## بھائی کی شان

حضرتِ امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایک بھائی کا نام محمد بن جعفر رحمۃُ اللہِ علیہ تھا، یہ بھی بڑی شان و مرتبے کے مالک تھے، بہادر، عقلمند اور اُمت کی خیر خواہی فرمانے والے تھے۔ آپ صومِ داؤدی یعنی ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ آپ کا

انتقال شریف شعبانُ المعظم میں جُرجان کے مقام پر ہوا۔(سیر اعلام النبلاء،8/426)

## عبادت وریاضت

روایت میں ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ ہمیشہ ساری رات نفل نماز پڑھتے یہاں تک کہ فجر کا وقت ہو جاتا۔ آپ یہ دُعا بہت زیادہ مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابْ یعنی اے اللہ پاک! میں تجھ سے موت کے وقت آسانی اور حساب کے وقت معافی کا سوال کرتا ہوں۔ ایک مرتبہ آپ مسجدِ نبوی شریف میں داخل ہوئے اور شروعِ رات میں سجدہ کیا تو سنا گیا کہ آپ سجدے کی حالت میں بارگاہِ الٰہی میں عرض کر رہے ہیں "عَظُمَ الذَّنْبُ عِنْدِیْ، فَلْیَحْسُنِ العَفْوُ مِنْ عِنْدِكَ" میرے گناہ بہت زیادہ ہو گئے لہٰذا اے اللہ پاک! تیری طرف سے معافی بھی اتنی زیادہ ہونی چاہئے۔ آپ یہ کہتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

(تاریخ بغداد، 13/29۔ سیر اعلام النبلاء، 6/448)

فضل کر رحم کر تو عطا کر اور مُعاف اے خدا ہر خطا کر
واسطہ پنجتن پاک کا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

## قید میں بھی عبادت

حضرتِ امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ کو جب مَعاذَ اللہ قید میں رکھا گیا تو آپ کے دن رات کے معمولاتِ مبارَکہ دیکھنے والی کنیز کا بیان ہے کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نمازِ عشا ادا فرما لینے کے بعد اللہ پاک کی حمد و ثنا (یعنی تعریف و توصیف بیان کرنے) میں مصروف رہتے اور پھر

دُعا مانگتے، رات کا کافی حصہ گزر جانے کے بعد پھر کھڑے ہوتے اور صبح تک نماز پڑھتے رہتے، نمازِ فجر کے بعد ذکرُ اللہ کرتے رہتے یہاں تک کہ سورج طُلوع ہو جاتا پھر ضحوۂ کبریٰ تک مراقبہ فرماتے، اس کے بعد مسواک وغیرہ کرکے کھانا کھاتے، پھر کچھ دیر آرام فرما کر وضو کرتے اور نفل نماز پڑھتے رہتے حتّٰی کہ نمازِ عصر پڑھ لیتے پھر قبلے کی طرف منہ کرکے ذکرُ اللہ کرتے رہتے یہاں تک کہ مغرب کی نماز ادا فرماتے۔ نیز مغرب اور عشا کے درمیانی وقت میں بھی نفل نماز ادا فرماتے رہتے۔ کنیز کہتی ہیں: وہ لوگ بڑے بدنصیب ہیں جو ایسے نیک شخص کو پریشان کرتے ہیں۔ (تاریخ بغداد، 13/33)

## اللہ پاک پر توکل کی بہترین مثال

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیگر خصوصیات کے ساتھ حضرتِ امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ تَوَکُّل عَلَی اللہ "یعنی اللہ پاک پر بھروسے" کے بہت بلند درجے پر فائز تھے، ظلماً قید میں رکھے جانے کے سبب اگرچہ کسی سے رہائی کا فرمانا توکل کے خلاف نہ تھا مگر آپ اپنے معمولاتِ مبارکہ خدائے پاک کے علاوہ کسی سے ذکر کرنا پسند نہ فرماتے۔

لہٰذا آپ نے خلیفۂ وقت کے نام ایسا خط لکھا کہ جو آپ کی جرأت مندی کا منہ بولتا ثبوت ہے: آپ نے لکھا: اے خلیفہ! جیسے جیسے میری آزمائش کے دن گزر رہے ہیں ویسے ویسے تمہارے عیش و راحت کے دن بھی کم ہو رہے ہیں یہاں تک کہ ہم دونوں ایک ایسے دن (یعنی قیامت میں) ملیں گے جب بُرے کام کرنے والے نقصان میں رہیں گے۔

(سیر اعلام النبلاء، 6/450)

## خواب میں دیدارِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

حضرتِ امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے قید و بند کے دنوں میں ایک رات آپ کو

خواب میں اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اے موسیٰ! تم ظلماً قید میں ہو، میں چند کلمات سکھاتا ہوں، اگر تم ان کو پڑھو تو تم آج ہی کی رات قید سے رہا ہو جاؤ گے، وہ کلمات یہ ہیں:

یَاسَامِعَ کُلِّ صَوْتٍ، وَیَاسَابِقَ الْفَوْتِ، وَیَا کَاسِیَ الْعِظَامِ لَحْمًا وَّمُنْشِرَهَا بَعْدَ الْمَوْتِ، اَسْاَلُکَ بِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی وَبِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْاَکْبَرِ الْمَخْزُوْنِ الْمَکْنُوْنِ الَّذِیْ لَمْ یَطَّلِعْ عَلَیْهِ اَحَدٌ مِّنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ، یَاحَلِیْمًا ذَا اَنَاةٍ لَا یَقْوٰی عَلٰی اَنَاتِهٖ، یَاذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَا یَنْقَطِعُ اَبَدًا وَلَا یُحْصٰی عَدَدًا، فَرِّجْ عَنِّیْ۔

”ترجمہ: اے ہر آواز سننے والے! اے ہر نقص و محرومی سے پاک! اے ہڈّیوں پر گوشت چڑھانے اور موت کے بعد اُن (ہڈّیوں) کو جمع کرنے والے! میں تجھ سے تیرے سب اچھے ناموں اور تیرے اُس بڑے اسمِ اعظم کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں، جو چھپا ہوا خزانہ ہے جس کی مخلوق میں سے (تیری عطا کے بغیر) کسی کو خبر نہیں، اے حلم والے! حلیمی فرمانے والے کہ ایسی حلیمی کی کسی اور کو طاقت نہ ہو، اے نہ ختم ہونے والی بے شمار بھلائی والے! میری مصیبت دور فرمادے۔“ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے جب یہ دُعا پڑھی تو اِس کی برکت سے آزاد ہوگئے۔ (وفیات الاعیان، 4/504 ملخصاً)

## والدِ محترم کی سونے سے لکھی جانے والی نصیحتیں

حضرتِ ہیثم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایک شاگرد نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ میں آپ کی خدمتِ سراپا عظمت میں حاضر ہوا تو آپ کے لختِ جگر حضرتِ امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ ان کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ انہیں

نصیحتیں فرمارہے تھے کہ اے میرے بیٹے! میری نصیحت قبول کرلو اور میری باتوں کو یاد رکھنا اگر انہیں یاد رکھو گے تو زندگی بھی اچھی گزرے گی اور موت بھی قابلِ رشک ہو گی۔

اے میرے بیٹے! مال دار وہ ہے جو اللہ پاک کی تقسیم پر راضی رہے اور جو دوسرے کے مال پر نظر رکھے وہ غربت کی حالت میں ہی مرتا ہے۔ اللہ پاک کی تقسیم پر راضی نہ رہنے والا گویا اللہ پاک کو اس کے فیصلے میں مُتَّہَم ٹھہراتا ہے۔ اپنی غلطی کو چھوٹا سمجھنے والا دوسرے کی غلطی کو بڑا اور دوسرے کی غلطی کو چھوٹا خیال کرنے والا اپنی غلطی کو بڑا سمجھتا ہے۔

اے میرے بیٹے! دوسرے کے عیبوں سے پردہ ہٹانے والے کے اپنے عیب ظاہر ہو جاتے ہیں۔ کسی کے لئے گڑھا کھودنے والا خود ہی اس میں جا گرتا ہے۔ بے وقوفوں کی صحبت میں بیٹھنے والا حقیر و ذلیل ہوتا جبکہ عُلَما کی صحبت اختیار کرنے والا عزت پاتا ہے اور برائی کے مقام پر جانے والا مُتَّہَم (یعنی برائی کرنے کے الزام میں مبتلا) ہوتا ہے۔ اے میرے بیٹے! لوگوں پر عیب لگانے سے بچنا ورنہ لوگ تم پر عیب لگائیں گے اور فضول باتوں سے بچنا ورنہ ان کی وجہ سے ذلیل و رُسوا ہو گے۔ اے میرے بیٹے! حق بات ہی کہنا خواہ تمہارے حق میں ہو یا خلاف کیونکہ مذمَّت کا سامنا تمہیں اپنے دوستوں کی طرف سے ہی کرنا پڑے گا۔ اے میرے بیٹے! قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے رہنا، سلام کو عام کرنا، نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا، رشتے داری توڑنے والے سے رشتہ جوڑنا، جو تم سے بات نہ کرے اس سے بات کرنے میں پہل کرنا، جو تم سے مانگے اسے عطا کرنا، چغلخوری سے بچنا کہ یہ دلوں میں بغض پیدا کرتی ہے۔ لوگوں کے عیبوں کے پیچھے نہ پڑنا کہ یہ چیز خود کو (مذمت و تہمت کا) ہدف بنانے کے قائم مقام ہے۔ اے میرے بیٹے! اگر اچھائی کے طلب گار ہو تو اس کے مَعادِن کو لازم جانو، بے شک بھلائی کے مَعادِن ہیں اور مَعادِن کی کوئی اصل (جڑ) ہوتی ہے

اور اصل کی شاخیں ہوتی ہیں اور شاخوں کے ساتھ پھل ہوتے ہیں اور پھل اپنے اصول کے ساتھ ہی اچھے ہوتے ہیں اور جڑ اُسی وقت مضبوط ہوتی ہے جب زمین اچھی ہو۔

اے میرے بیٹے! اگر ملاقات کی خواہش ہو تو نیک لوگوں سے ملنا، فُسّاق و فُجّار سے نہ ملنا کہ فُسّاق و فُجّار پتھر کی اس چٹان کی طرح ہیں جس سے پانی نہیں بہتا، ایسے درخت کی طرح ہیں جو سرسبز و شاداب نہیں ہوتا، وہ بنجر زمین کی مثل ہیں جس پر گھاس نہیں اُگتی۔

حضرتِ امام علی بن موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ نے یہ وصیت فرمائی اور آپ کا انتقال شریف ہو گیا اور میرے والدِ محترم حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ آخری وقت تک اس وصیت پر عمل کرتے رہے۔ (حلیۃ الاولیا، 3/228)

## شہادت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک روایت کے مطابق آپ کا 55 سال کی عمر میں انتقال شریف ہوا۔ (تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ، ص84) 25 رجبُ المرجب 183ھ کو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ مرتبۂ شہادت کو پہنچے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا مزارِ پُر اَنوار بغدادِ معلّٰی میں کاظمین شریف کے مقام پر واقع ہے۔ (تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، ص163۔ تاریخ بغداد، 13/33)

علامہ خطیب بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: آپ کا مزار شریف مشہور و معروف ہے، زائرین حاضری کے لئے آتے ہیں، وہاں سونے چاندی کی قندیلیں اور کئی قسم کے قالین و آرائش کی چیزیں ہیں۔ (وفیات الاعیان، 4/505)

## فرمانِ امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ

حضرتِ امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے جانشین و خلیفہ، حضرت امام علی رضا رحمۃُ اللہِ

علیہ اپنے والدِ محترم کا مبارک فرمان بیان فرماتے ہیں کہ جب دنیا کسی انسان کی طرف مُتوجّہ ہوتی ہے تو اسے عارضی خوبیاں دیتی ہے اور جب کسی سے پیٹھ پھیرتی ہے تو اُس سے اس کی اپنی خوبیاں لے جاتی ہے۔(سیر اعلام النبلاء، 8/249)

## منقبتِ امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ

عشق ہے جن کا ہم پر لازم　　موسیٰ کاظم موسیٰ کاظم
ہم ہیں جن کے در کے ملازم　　موسیٰ کاظم موسیٰ کاظم
جُود و سَخا ہے شان تمہاری　　عفو و کرم ہے کام تمہارا
ہم بھی رہیں گے سائل دائم　　موسیٰ کاظم موسیٰ کاظم
چودہ برس تک جیل میں ٹھہرے　　ظلم کو سہتے کچھ نا کہتے
یوں کہتے ہیں تم کو کاظم　　موسیٰ کاظم موسیٰ کاظم
آلِ نبی سے بُغض و عداوت　　کرنے والوں پر ہو لعنت
غرق ہوئے ہیں تیرے شاتم　　موسیٰ کاظم موسیٰ کاظم
جس کا کوئی کام رُکا ہو　　مشکل کیسی سر پہ کھڑی ہو
آؤ اُجاگر بن کے خادم　　موسیٰ کاظم موسیٰ کاظم

(شاعر: مولانا نثار علی اُجاگر صاحب)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

# ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی

(۲۲ مُحَرَّمُ الحرام شریف ۱۴۴۲ھ/10-9-2020)

ہر صحابیِ نبی! جنّتی جنّتی ۔۔۔ سب صَحابیات بھی! جنّتی جنّتی
چار یارانِ نبی! جنّتی جنّتی ۔۔۔ حضرتِ صدّیق بھی! جنّتی جنّتی
اور عُمر فاروق بھی! جنّتی جنّتی ۔۔۔ عُثمانِ غنی! جنّتی جنّتی
فاطِمہ اور علی! جنّتی جنّتی ۔۔۔ ہیں حَسَن حُسین بھی! جنّتی جنّتی
والِدَینِ نبی! جنّتی جنّتی ۔۔۔ ہر زوجۂ نبی! جنّتی جنّتی
اور ابوسُفیان بھی! جنّتی جنّتی ۔۔۔ ہیں مُعاویہ بھی! جنّتی جنّتی

امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف کا ایک منظر